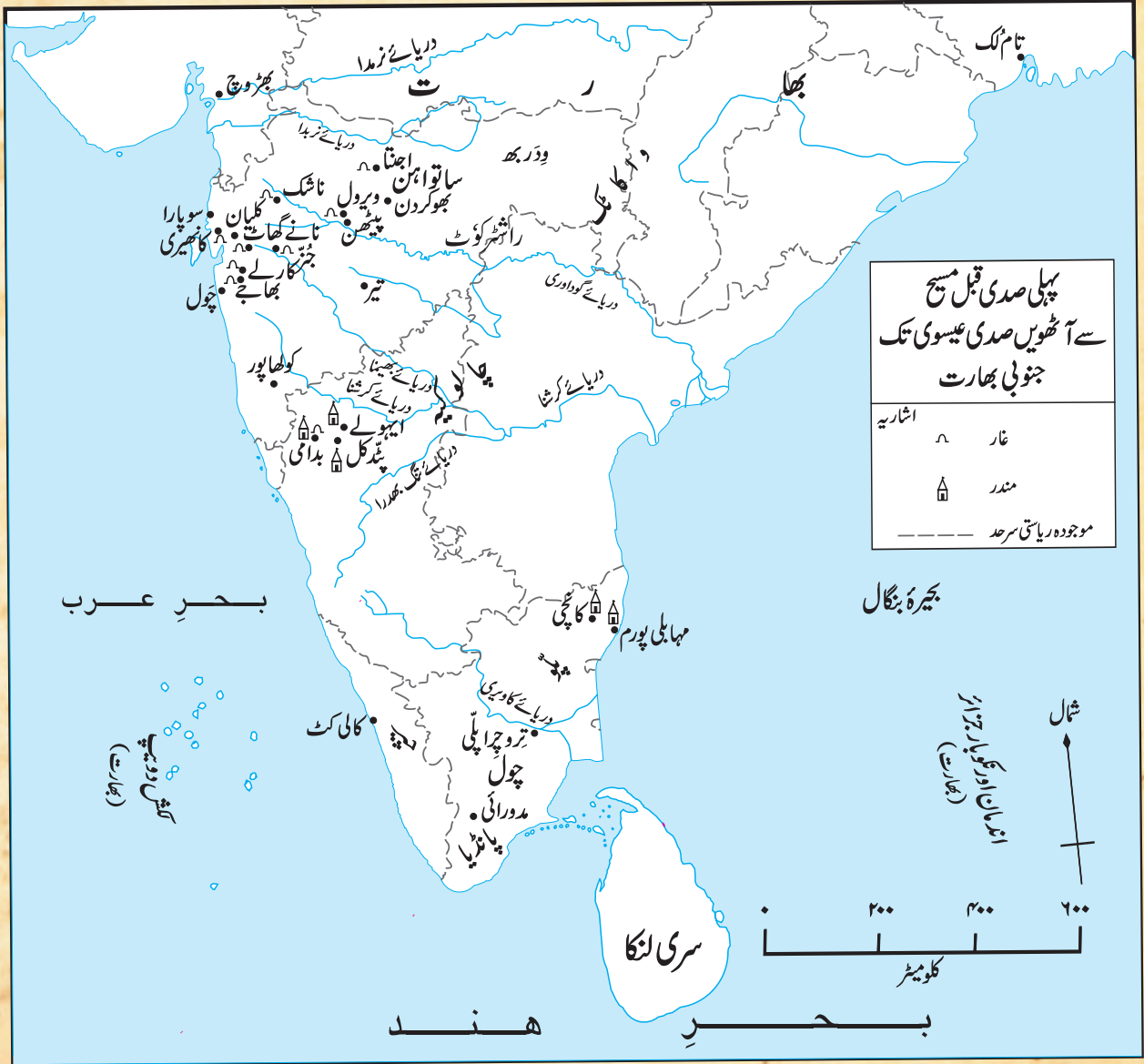


۹۔ جنوبی بھارت کی قدیم حکومتیں

۹ء۳ چالوکیہ راج گھرانا
۹ء۵ پلو راج گھرانا
۹ء۶ راشٹرکوٹ راج گھرانا

۹ء۱ چیر، پانڈیا اور چول راج گھرانا
۹ء۲ ساتواہن راج گھرانا
۹ء۳ واکٹک راج گھرانا



۹ء۱ چیر، پانڈیا اور چول راج گھرانا

جنوب کی قدیم حکومتوں میں سے اس وقت کے ادب میں
تین حکومتوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ وہ حکومتیں چیر، پانڈیا اور چول

آئیے عمل کر کے دیکھیں۔



بھارت کے نقشے کے خاکے میں جنوبی بھارت کے اہم
مقامات کی نشاندہی کیجیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟



نانے گھاٹ: پونہ اور تھانہ ضلع کی سرحدوں پر واقع جُڑ۔
مرباڑ روڈ (گھاٹ کا راستہ) نانے گھاٹ کے نام سے مشہور
ہے۔ پانچ کلومیٹر لمبائی کا یہ راستہ تقریباً دو ہزار برس پہلے
ساتواہنوں کے دور میں بنایا گیا تھا۔ پہلے یہ گھاٹ دیس
(خاندیش) اور کوکن کے درمیان اہم تجارتی راستوں میں سے
ایک تھا۔ تجارت اور نقل و حمل کے لیے یہ گھاٹ کا راستہ
استعمال کیا جاتا تھا۔ نقش کندہ رنجن (پانی کا بڑا مٹکا) آج بھی
وہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔ نانے گھاٹ کے غاروں میں ساتواہن
راجاؤں کی مورتیاں اور قدیم کتبے ہیں۔ ساتواہن راجاؤں
اور رانیوں کے عطیات کا بیان یہاں کے کتبوں میں ہے۔

توئے پیت واہن کا مطلب ہے جس کے گھوڑوں نے تین
سمندروں کا پانی پیا ہے۔ تین سمندر سے مراد بحر عرب، بحیرہ بنگال
اور بحر ہند ہیں۔ اس کے دور میں ساتواہنوں کی حکومت شمال کی
جانب دریائے نریدا سے جنوب میں دریائے تنگ بھدرا تک پھیلی
ہوئی تھی۔

پراکرت زبان مہاراشٹری میں ساتواہن راجا 'ہال' کی
کتاب 'گاتھا سپتشتی' بہت مشہور ہے۔ اس کتاب میں ساتواہن
عہد کے لوگوں کی زندگی کے بارے میں معلومات دی گئی ہے۔

ساتواہن عہد میں بھارت کی تجارت میں بے حد اضافہ
ہوا۔ مہاراشٹر کے پٹھن، تیر، بھوکردن، کولھاپور جیسے مقامات کو
تجارت کے مراکز کے طور پر خاص اہمیت حاصل ہوئی۔ اس عہد
میں وہاں کئی فنی اشیا کی پیداوار ہونے لگی۔ بھارت کی اشیا کو روم
تک برآمد کیا جاتا تھا۔ بعض ساتواہن سکوں پر جہازوں کی
تصویریں ہیں۔ مہاراشٹر میں اجنڈا، ناشک، کارلے، بھاجے،
کانھیری، جز کے غاروں میں سے کچھ غار ساتواہن عہد میں
تراشے گئے ہیں۔

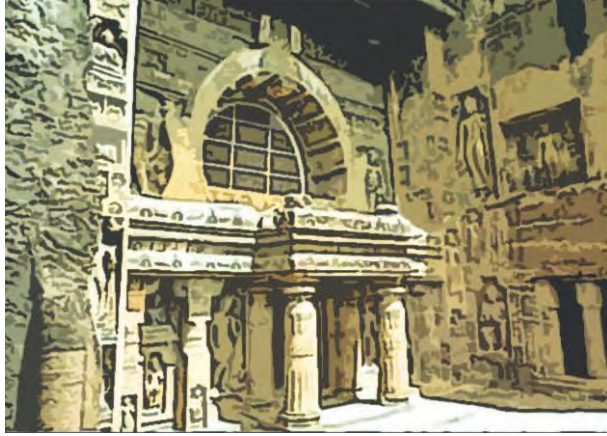
تھیں۔ یہ حکومتیں چوتھی صدی قبل مسیح میں یا اس سے بھی پہلے
موجود تھیں۔ ان کا ذکر رامائن اور مہابھارت کی عظیم رزمیہ نظموں
میں کیا گیا ہے۔ ان تین حکومتوں کا ذکر تامل زبان کے سنگھم ادب
میں ہے۔ موریہ سمرات اشوک کی تحریروں میں بھی ان کا ذکر ہے۔
'پیری پلس آف دی ایرتھرین سی' نامی کتاب میں کیرلا کی انتہائی
اہم بندرگاہ 'مُجھیریس' کا ذکر بھی ہے۔ یہ بندرگاہ چیر کی حکومت میں
تھی۔ بندرگاہ 'مُجھیریس' سے مسالے، موتی، قیمتی ہیرے وغیرہ اٹلی
کے شہر روم اور دیگر مغربی ممالک کو درآمد کیے جاتے تھے۔ پانڈیا
حکومت موجودہ تامل ناڈو میں تھی۔ وہاں کے عہدہ معیار کے
موتیوں کی خوب مانگ تھی۔ پانڈیا حکومت کی راجدھانی مدورائی
تھی۔ قدیم چولوں کی حکومت تامل ناڈو کے تروچراپلی کے آس
پاس کے علاقے میں تھی۔

۹۶۲ ساتواہن راج گھرانا

موریہ حکومت کے زوال کے بعد شمالی بھارت کی طرح
مہاراشٹر، آندھرا پردیش اور کرناٹک ریاستوں کے مقامی حکمران
آزاد ہو گئے۔ انھوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم کیں۔ ان
میں ایک حکومت ساتواہن راج گھرانے کی تھی۔ پرٹشٹھان
(پٹھن) اس حکومت کی راجدھانی تھی۔ راجاسمک ساتواہن
خاندان کا بانی تھا۔ ضلع پونہ میں جُڑ کے قریب نانے گھاٹ کے
غار میں کندہ تحریر میں اس خاندان کے اہم افراد کے نام موجود
ہیں۔ کچھ ساتواہن حکمران اپنے نام سے پہلے ماں کا نام لگاتے
تھے مثلاً گوتمی پتر ساتکرنی۔

گوتمی پتر ساتکرنی خاص طور پر ساتواہن خاندان کا مشہور
راجا تھا۔ اس کی بہادری کے کارناموں کا بیان ناشک کے غاروں
میں کندہ تحریروں میں ہے۔ اس نے شک راجا نہپان کو شکست
دی۔ ناشک کی تحریروں میں گوتمی پتر کا ذکر 'تری سمد' توئے پیت
واہن کے طور پر کیا گیا ہے۔ توئے کا مطلب پانی ہے۔ واہن
یعنی گھوڑے، راجا کی سواری۔ اس پورے فقرے یعنی 'تری سمد'

واکاٹک راجا ہری شین کا وزیر وراہ دیو تھا۔ وہ بدھ مذہب کا پیروکار تھا۔ اس نے اجنتا میں سولہ نمبر کے غار کو ترشوا یا تھا۔



اجنتا کا ایک غار

ہری شین کے دورِ حکومت میں اجنتا کے بعض دوسرے غاروں کو ترشوانے اور انھیں تصاویر سے مزین کرنے کا کام کیا گیا۔ واکاٹک راجا پرورسین دوم نے پراکرت زبان ’مہاراشٹری‘ میں ’سیتو بندھ‘ نامی کتاب کی تخلیق کی۔ اسی طرح کالیداس کی نظم ’میکھ دوت‘ بھی اسی عہد کی تخلیق ہے۔



اجنتا کے غار کی ایک تصویر
اجنتا میں بودھی ستو پدِ مپانی



جہاز کی تصویر والا ساتواہن سکہ



کارلا کا بدھ مندر

۹ء ۳ واکاٹک راج گھرانہ

تیسری صدی عیسوی کے آغاز میں ساتواہنوں کا اقتدار کمزور ہو گیا۔ اس کے بعد عروج پر آنے والے راج گھرانوں میں واکاٹک ایک طاقتور راج گھرانہ تھا۔ ’وندھیہ شکتی‘ واکاٹک راج گھرانے کا بانی تھا۔ وندھیہ شکتی کے بعد پرورسین اول راجا بنا۔ پرورسین کے بعد واکاٹک کی حکومت تقسیم ہو گئی۔ ان میں دو شاخیں اہم ہیں؛ پہلی شاخ کی راجدھانی نندی وردھن (ناگپور) کے قریب تھی۔ دوسری شاخ کی راجدھانی ولس گلم یعنی موجودہ واشم (ضلع واشم) تھی۔ پرورسین اول نے واکاٹک سلطنت کو وسعت دی۔ اس کے دورِ حکومت میں واکاٹک کی سلطنت شمال میں مالوہ اور گجرات سے جنوب میں کولھاپور تک پھیلی تھی۔ اس زمانے میں کولھاپور کا نام ’کٹتل‘ تھا۔ گپت سمرات چندرگپت دوم کی بیٹی پرہواتی کی شادی واکاٹک راجا رورسین دوم سے ہوئی تھی۔ اس سے متعلق معلومات ہمیں پہلے حاصل ہو چکی ہے۔

۹۴ چالوکیہ راج گھرانہ

صدی عیسوی میں چالوکیہ خاندان کی داغ بیل ڈالی۔ کرناٹک کا ایک مقام بدامی اس کی راجدھانی تھا۔ بدامی کا پرانا نام 'واتاپی' تھا۔ چالوکیہ راجاپل کیشی دوم نے سمرات ہرش وردھن کے حملے کو پسپا کر دیا تھا۔ چالوکیہ راجاؤں کے دور حکومت میں بدامی، ایہولے، پنڈکل جیسے مقامات کے مشہور مندر تعمیر کیے گئے۔

کرناٹک کے چالوکیہ راج گھرانے کا اقتدار مستحکم تھا۔ واکانوں کے بعد جو حکومتیں مضبوط و مستحکم ہوئی تھیں ان میں کدمب، کچوری وغیرہ حکومتیں شامل تھیں۔ ان سب پر چالوکیہ راجاؤں نے برتری حاصل کر لی تھی۔ پل کیشی اول نے چھٹی



پنڈکل کا مندر

۹۵ پلوراج گھرانہ

پلو حکومت جنوبی بھارت کی ایک طاقتور حکومت تھی۔ تامل ناڈو کا مقام کانچی پورم اس حکومت کی راجدھانی تھا۔ مہیندرورمن ایک



مہابلی پورم کے 'تھمندر'

۹۶۶ راشٹرکوت راج گھرانہ

راشٹرکوت راج گھرانے کی خوش حالی اور ترقی کے زمانے میں ان کی حکومت وندھیہ پہاڑ سے جنوب میں کنیا کماری تک پھیلی ہوئی تھی۔ راجا دنتی دُرگ نے پہلے ان کا اقتدار مہاراشٹر میں قائم کیا۔ راجا کرشن اول نے ویرول (ایلورا) کا انتہائی مشہور کیلاش مندر ترشویا۔

اب تک ہم نے خاص طور پر قدیم بھارت کے مختلف سیاسی اقتدار اور حکومتوں کی معلومات حاصل کی۔ اگلے سبق میں ہم قدیم بھارت کی سماجی اور تہذیبی زندگی کا مطالعہ کریں گے۔

باصلاحیت پلو راجا تھا۔ اس نے پلو حکومت کو وسعت دی۔ وہ خود ڈراما نویس تھا۔ مہندر ورمن کے بیٹے نرسنہ ورمن نے چالوکیہ راجا پل کیشی دوم کے حملے کو پسپا کر دیا۔ اس کے دور حکومت میں مہابلی پورم کے مشہور رتھ مندر تراشے گئے۔ یہ رتھ منادر سالم پتھروں میں تراشے گئے ہیں۔

پلو راجاؤں کا جنگی بیڑہ بے حد طاقتور اور ہتھیاروں سے لیس تھا۔ ان کے زمانے میں بھارت کے جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک سے قریبی تعلقات پیدا ہوئے۔ اندرون ملک اور بیرون ملک کی تجارت نے خوب ترقی کی۔ ہیون سانگ کا پنچی آیا تھا۔ اس نے کہا ہے کہ ان کی حکومت میں تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ رواداری اور انصاف کا سلوک کیا جاتا تھا۔



ایلورا کے کیلاش غار



کیا آپ جانتے ہیں؟

پیری پلس آف دی ایریٹھرین سی:

رہنے والا ایک ملاح تھا۔ بھارت کے ساحل، ایران کی خلیج اور مصر کے درمیان ہونے والی تجارت کی معلومات اس کتاب میں ہے۔ پیری غازہ یعنی بھڑوچ، نالا-سوپارا، کلیان، مجھیریس وغیرہ کا ذکر پیری پلس میں موجود ہے۔ 'مجھیریس' کیرلا میں کوچین کے قریب واقع قدیم بندرگاہ تھی۔ آج وہ موجود نہیں ہے۔

پیری پلس کا مطلب معلومات کی کتاب، ایریٹھرین سی کا مطلب بحر احمر (سرخ سمندر)۔ یونان کے لوگوں کے مطابق بحر ہند اور ایران کی خلیج بحر احمر ہی کا حصہ تھے۔ 'پیری پلس آف دی ایریٹھرین سی' کا مطلب بحر احمر کی معلومات کی کتاب۔ یہ تقریباً پہلی صدی عیسوی کی کتاب ہے۔ اس کتاب کو لکھنے والا مصر کا

مشق



(۴) سبق میں دی ہوئی کسی تین تصویروں کا مشاہدہ کیجیے۔ آپ کو ان

سے جو معلومات حاصل ہوتی ہے اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

(۵) ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ جنوب میں کون سی پرانی حکومتیں تھیں؟

۲۔ موریہ حکومت کے زوال کے بعد کن علاقوں کے مقامی راجا

آزاد ہوئے؟

(۶) مختصر جواب لکھیے:

۱۔ مہیندرورمن کے کام لکھیے۔

۲۔ 'تری سمرتوئے پیت واہن' کا مطلب واضح کیجیے۔

۳۔ 'مجھیریس' بندرگاہ سے کون سی اشیاء برآمد کی جاتی تھیں؟

سرگرمی:

سبق میں آئی ہوئی تصویروں کو جمع کر کے ان کے بارے میں

معلومات حاصل کیجیے اور اسکول کی نمائش میں پیش کیجیے۔



(۱) بھلا پہچانیے تو!

۱۔ ساتواہن راجا اپنے نام سے پہلے کس کا نام لگاتے تھے؟

۲۔ قدیم زمانے میں کوٹھاپور کا نام -

(۲) سبق میں دیے ہوئے نقشے کا مشاہدہ کیجیے اور درج ذیل جدول

مکمل کیجیے:

پلو	کاچی
.....	ایہوئے، بدای، پٹدکل
ساتواہن	

(۳) درج ذیل کی حکومتوں اور راجدھانیوں میں درجہ بندی کیجیے:

ساتواہن، پانڈیا، چالوکیہ، واکاٹک، پلو،

مدورائی، پرتھوان، کاچی پورم، واتاپی

نمبر شمار	حکومت	راجدھانی
۱۔		
۲۔		
۳۔		
۴۔		